الغرض جنکو نہ دین کا غم ہے نہ آخرت کی فکر ایسون کو آخرت کی بھلائی کا کچھ حصہ کیونکر ملیگا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من خلاق ط جب اخوان مسلمین کی یہ حالت دیکھنے مین آئی تو اس بندۂ ناکارہ آفاقی کا ارادہ ہوا کہ ایک کتاب متعلق باحکام طاعون خوب تفصیل کے ساتھ ایسی لکھی جاے کہ جس مین معترضین کے تمام شکوک و اعتراضات کے جوابات بھی مندرج ہون لیکن علالت اور نقاہت کی وجہ سے عاجز ہوکر سردست ایک مختصر رسالہ لکھنے پر مستعد ہوا تاکہ مسلمان بھائیون کو حقیقت طاعون اور اوسکے احکام سے جو شریعت مین وارد ہین آگاہی ہو جاے اور مجھ ناکارہ کے حق مین دعاے خیر کرین۔ عمل کرنا نہ کرنا انکا اختیار ہے اس رسالہ کے اکثر مضامین کنز العمال وکتاب الدعاء والدواء لداء الطاعون والوباء وبشارۃ المحزون بشہادۃ الطاعون سے ماخوذ ہین۔ اور باقی مسند امام احمدؒ ومجالس الابرار وفتاوی عشیہ جدید والماعون فی تحریم الفرار عن الطاعون وتفسیر سراج منیر وتفسیر احمدی وتذکرۃ الحفاظ للذہبی ومرقاۃ المفاتیح وغیرہا سے منقول ہین۔ پس ناظرین با تمکین کی خدمات مین راقم مسکین کی بعجز وادب التماس ہے کہ یہ رسالہ چونکہ سخت علالت کی حالت مین مرتب ہوا ہے۔ لہذا اگر کہین اس مین بوجہ مرض یا بتقاضاے بشریہ جو لازمہ انسان ہے کسیطرح کی غلطی نظر آئے تو تصحیح فرمالین اور اس ناکارہ کو معذور تصور کرین۔ وما علینا الا البلاغ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۰

طاعون قدیم مرض ہے۔

جاننا چاہیئے کہ طاعون کوئی نئی بیماری نہین ہے۔ بلکہ بہت قدیم مرض ہے اور تحقیقاً یہ امر ثابت ہوا ہے کہ یہ مرض حبش یعنے افریقہ سے پیدا ہوکر دوسرے ممالک مثل عرب واستنبول وغیرہ کی طرف پھیلا ہے۔ بہت ایام کے پیشتر ملک یورپ وروس وفرانس مین شایع ہوا تھا جس سے خلق کثیر نے موت کا ذایقہ چکھا تھا۔ روفس جو قدیم یونانی حکیم ہے وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو برس پہلے مصر وشام وغیرہ مین یہ بیماری وارد پائی جس سے دس لاکھ آدمی عرصۂ قلیل مین جان بحق تسلیم ہوئے۔ اور اس مرض کا سلسلہ چوتھی صدی عیسوی سے بیسوین صدی تک برابر جاری رہا ہے۔ گو کہ بعض صدیون کا حال تواریخ سے ہم پر ظاہر نہوا ہو۔

ہم اس مقام پر چند واقعات کی تشریح ناظرین کے پیش کرتے ہین جس سے اس مرض کے شیوع کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

چوتھی صدی کا طاعون | اس مرض سے موری راجپوتانہ کا نام ونشان نہ رہا۔ ملک میواڑ وشہر پٹن

ہر دو نیست و نابود ہو گئے۔

پانچوین صدی کا حال تاریخ سے معلوم نہوا غالباً خالی نہ گزری ہوگی۔

چھٹی صدی کا طاعون ۵۴۲ء۔ یہ وبا پلیوزیم (واقع مصر) سے شروع ہو کر برابر دو سال تک رہی ۵۴۴ء مین قسطنطنیہ پہونچی وہان ایک روز مین دس ہزار آدمی ہلاک ہوتے تھے ۵۴۶ء مین فرانس مین پہونچکر شہر گال کو تباہ کی اور ۵۴۳ء اور ۵۶۵ء مین اٹلی کی ایسی تباہی ہوئی کہ آج تک یادگار زمانہ ہے اور اسی صدی مین نہایت شدید طاعون یورپ مین پیدا ہو کر پچاس سال تک وہین پھیلا رہا اور وہ زمانہ جسٹینین کی حکومت کا تھا اسی لئے اسکو انگریزی مین جسٹینین پلیگ کہتے ہین۔

تاریخ اسلام

پھلا طاعون۔ ۶ سنہ ہجری مین شہر مداین یعنے دار الخلافت یونان مین واقع ہوا اور اس زمانہ کے بادشاہ کا نام شیرویہ تھا لہذا اسکا نام طاعون شیرویہ رکھا گیا۔

دوسرا طاعون۔ عمواس کا ۱۸ سنہ ہجری مین ملک شام مین نہایت تیزی کے ساتھ پھیلا اوسوقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا اوس طاعون مین مشاہیر صحابہ مین سے ابو عبیدہ بن الجراح معاذ بن جبل شرجیل بن حسنہ فضیل بن عیاض ابو مالک اشعری یزید بن سفیان (معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم رحلت فرمائے۔

تیسرا طاعون۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین بمقام بصرہ شروع ہوا پہلے روز ستر ہزار دوسرے روز اکہتر ہزار اور تیسرے روز تہتر ہزار نفوس ہلاک ہوئے۔ مکتوبات امام ربانی رحمتہ اللہ تعالی مین حلیتہ الابرار سے منقول ہے کہ اسی وبا مین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے تراسی (۸۳) بچے اور حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے چالیس لڑکے فوت ہوئے کثرت اموات کی یہ نوبت تھی کہ جمعہ کے روز ابن عامر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے رہکر دیکھا تو فقط سات مرد اور ایک عورت مسجد جامع مین نظر آئے اور امیر بصرہ کے والدہ کا جنازہ اٹھانے کے لئے آدمی نہ ملے اس طاعون کا نام طاعون الجارف مشہور ہے۔

چوتھا طاعون۔ ۸۷ سنہ ہجری مین بصرہ و واسط شام مین واقع ہوا اس مین جوان عورتین زیادہ وفات پائین اسی لئے اسکا نام طاعون الفتیات رکھا گیا

پانچوان طاعون۔ طاعون الفتیات کے علاوہ انھین ممالک مین ایک اور طاعون پیدا ہوا تھا جسکا نام

(ط)اعون الاشراف تھا اس مین شریف لوگ بکثرت مرے تھے۔

چھٹا طاعون | ماہ رجب ۱۳۱ھ مین شروع ہوکر شوال مین ختم ہوا کثرت اموات کی یہ کیفیت تھی کہ مربد کی سڑک پر کم وبیش روزانہ ہزار جنازے گزرتے تھے اس مین اسحاق بن شرید العدوی رح فرقد بن یعقوب السبخی رح اور ایوب السختیانی رح انتقال فرمائے تاریخون مین اسکا نام طاعون مسلم بن عقبہ مرقوم ہے۔ طاعون الجارف سے پیشتر ۴۹ھ مین اسکا وقوع کوفہ مین ہوا۔ مغیرہ بن شعبہ طاعون کے خوف سے کوفہ چھوڑکر فرار ہوگیا بعد ارتفاع طاعون واپس آتے ہی مبتلائے طاعون ہوکر انتقال کیا۔

۵۳ھ | مین شام وعراق مین وارد ہوا جس مین زیاد بن ابی سفیان فوت ہوا۔

۱۱۶ھ | مین شام وعراق اور ۱۱۸ھ مین واسط مین طاعون شایع ہوا جس مین حافظ الحدیث قتادہ بن دعامہ مشہور محدث وفات پائے اور ۱۲۷ھ مین بصرہ اور ۱۳۴ھ مین رَے اور ۱۴۶ھ مین بغداد اور ۲۲۱ھ مین بصرہ اور ۲۴۹ھ مین عراق اور ۲۸۸ھ مین آذربیجان اور بردعہ مین وروہ پایا جس مین محمد بن سیاح کی اشتی اولادین اور ۲۹۹ھ مین ملک فارس مبتلائے طاعون ہوا اور بیشمار جانین تلف ہوئین اور ۳۲۴ھ مین بلاد ہندوستان وفارس وغیرہ پر ظاہر ہوکر بغداد تک پھیلگیا۔ یہ طاعون تمام طاعونون سے نہایت شدید تھا۔

۷۴۹ھ | مین بھی ایک شدید طاعون عالمگیر ہوا کہ جس کی نظیر اب تک دنیا مین مفقود ہے اور اس وقت یہہ مرض مکہ مکرمہ مین بھی پہونچا انسان توکیا حیوان بھی بکثرت ہلاک ہوے اس کے نزول سے تمام عالم تہ وبالا ہوگیا ابن ابی حجلہ کا قول ہے کہ اس وبا نے مغربی دنیا مین نصف سے زیادہ مردم شماری کا صفایا کردیا انگریزی مورخین نے اس کا نام بلیک ڈیتھ رکھا ہے۔ اکثر مورخین کا خیال ہے کہ اول یہ مرض چین سے شروع ہوا تھا اور اس مین ایک کروڑ تیس لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔ وہان سے آرمینیہ ہوتے ہوئے ایشیائے کوچک مین پہونچا پھر وہان سے مصر ومشرقی آفریقہ مین پھیلا۔ اوس زمانہ کی مردم شماری کے لحاظ سے ڈھائی کروڑ آدمی فوت ہوئے شیر شاہ کے زمانہ کا طاعون ہندوستان بھی اسی سنہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تاریخ مین لکھا ہے کہ شیر شاہ نے کسی درویش کو کسی جرم پر کوڑے لگانے کا حکم دیا اوس وقت درویش طاعون مین مبتلا تھا گلٹیون پر کوڑے لگتے ہی اس کے صدمے سے اس نے جان بحق تسلیم کی اس واقعہ کے بعد عام طور سے مرض طاعون پھیل پڑا ہزارون جانین ضائع ہونے کے بعد موقوف ہوا اوس وقت عیسوی چودھوین صدی تھی۔

۱۶۶۵ء | مین پایۂ تخت انگلینڈ مین بھی یہ مرض شایع ہوا کہتے ہین کہ ایک ثلث آبادی نذر طاعون ہوگئی

اسی سنہ مین بزمانہ بادشاہ چارلس ثانی انگلینڈ مین اسکا ورود ہوا عرصہ قلیل سے اندر ایک لاکھ آدمی کو زیر زمین کر دیا اوسی سال تمام یورپ مین متعدد امراض مہلکہ سے دو کروڑ پچاس لاکھ آدمی فوت ہوئے چنانچہ تاریخ انگلستان مین مذکور ہے سنہ ۱۷۹۷ء بمقام حلب جو دمشق کے قریب نہایت آباد شہر ہے اس مرض سے ساٹھ ہزار آدمی ہلاک ہوے۔ مشرقی چین کے طرف صوبہ ہانگ کانگ کے بندر مین سنہ ۱۸۶۷ء سے ۱۸۹۴ء تک یہ بیماری رہی ہے۔

احاطہ ہندوستان مین متعدد اوقات طاعون کا پتہ چلتا ہے خصوصاً گجرات۔ احمد آباد۔ دکن وغیرہ مین اکثر طاعون ہوا ہے چنانچہ ہندی و ولایتی مصنفین و سیاحین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۴۵ء سنہ ۱۳۹۹ء سنہ ۱۴۳۸ء سنہ ۱۵۷۴ء سنہ ۱۵۹۷ء سنہ ۱۶۱۱ء سنہ ۱۶۸۴ء سنہ ۱۶۹۳ء سنہ ۱۷۰۲ء سے سنہ ۱۷۰۵ء تک اور سنہ ۱۷۷۵ء سنہ ۱۸۳۶ء اور سنہ ۱۸۳۸ء مین دکن وغیرہ اس مرض سے متاثر ہو چکا ہے۔ واقعات جہانگیری مین درج ہے کہ سنہ ۱۶۱۴ء مین پہلے پنجاب مین اسکا ورود ہوا۔ پھر لاہور۔ سرہند وغیرہ سے دہلی تک پھیل گیا۔ شہنشاہ کو بعض ماہرین نے اس بیماری کی وجہ یہ بتلائی کہ دو سالہ خشک سالی سے ایک زہریلا مادہ ہوا مین پھیل گیا اور وہی اس بیماری کا باعث ہے مگر شہنشاہ کو ان اسباب پر اعتماد کلی نہ تھا لہذا حق تعالی پر بھروسہ کیے ہوئے تھے۔

سنہ ۱۶۱۸ء مین بمقام احمد آباد طاعون سے انگریزون کو سخت صدمہ پہونچا ایک پادری صاحب کے سفرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیر انگریزی کے خاندان سے بہت لوگ راہی ملک بقا ہوئے بیچارے کے چوبیس ۲۴ مصاحب تھے ان مین سے چھ ۶ باقی رہگئے اور انھین ایام مین بسورے سے خبر ملی کہ وہان مذکور مرض سے اٹھارا روز مین دو لاکھ آدمی ہلاک ہوئے مگر کپتان الگزنڈر ہاملٹن اپنی تصنیف مشتہرہ سنہ ۱۸۲۳ء مین اس عدد کو اسی ہزار تک محدود کرتے ہین اور بعض تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سترہوین صدی مین یہ بیماری آگرہ پہونچکر بہت سے مخلوق کو زیر زمین کی۔ اور سنہ ۱۸۱۵ء مین گجرات کاٹھیاواڑ مین نمود ہو کر سنہ ۱۸۴۹ء سنہ ۱۸۵۰ء سنہ ۱۸۵۲ء مین اضلاع جنوبی ہندوستان مین اس کا زور و شور رہا اور سنہ ۱۸۹۶ء مین اس مرض نے بمبئی مین پھر اپنا قدم جمایا رفتہ رفتہ اطراف و اکناف مین بہت دور تک پھیلگیا۔ کراچی۔ پنچ محل۔ کیرہ۔ بروچ۔ سورت۔ تھانہ۔ ناسک۔ پونہ۔ ستارا۔ شولاپور۔ احمد نگر۔ بلگام۔ دھارواڑ۔ بیجاپور وغیرہ وغیرہ قدیم شہرون مین پہونچا۔ بمبئی کے اموات کی تعداد تو تحقیقاً معلوم نہین ہوئی کیونکہ اکثر لوگ قوانین کی تعمیل کے خوف سے موت کی خبر چھپاتے رہے مگر سرکاری طور سے جو کچھ معلوم ہوا یہ ہے۔ چنانچہ بمبئی گزٹ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ء مین مرقوم ہے کہ

بمبئی پریسیڈنسی دوسال کے طاعون کی اموات تعداد [illegible]

بنگلور کا طاعون

بمبئی پریسیڈنسی مین یکم ستمبر سے ۷ ڈسمبر تک یعنے عرصہ دو سال مین کل ایک لاکھ پچپن ہزار چوپن اموات ہوئین اور ابتک بتعداد قلیل ہو رہی ہین - اور اسی طرح پنجاب مین اضلاع جالندہر و ہوشیارپور اور کلکتہ وغیرہ مین بھی اس مرض کا گذر ہوا ہے - مگر اموات کی تعداد زیادہ نہوئی - پھر قدیم بنگلور مین ابتدائے طاعون سے ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۸ء تک جملہ دو ہزار تین سو چورانوے موتین ہوئین - اور لشکرگاہ مین ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۸ء تک ایکہزار سات سو ستر اموات ہوئین - ان دونون مقام مین تاحال کم و بیش سلسلہ جاری ہے - پھر

وانمباڑی اور مدراس کا

سنہ ۱۳۱۸ھ ۱۳۱۹ھ سنہ ۱۳۲۰ھ متواتر تین سال وانم باڑی مین طاعون وارد ہوا جس مین تخمیناً سات ہزار آدمی فوت ہوئے اور اوس کے بعد مدراس اور اوس کے اکثر اضلاع و قصبات و دیہات مین بھی طاعون ہوا -

حیدرآباد کا

حیدرآباد کا طاعون | بزمانہ پادشاہ آصفجاہ فتح جنگ میر محبوب علیخان مرحوم سنہ ۱۳۰۳ھ مین بلدہ مین اس کا ورود ہوا کہتے ہین کہ روزانہ کم و بیش ۳۰۰ اموات ہوتی تھین اور ایسا ہی تاریخی کتب وغیرہ سے بہت سے طاعونون کا پتہ چلتا ہے - جسکی تفصیل کیلئے ایک دفتر چاہئے - انشاء اللہ تعالے اسکی مفصل فہرست ہم آیندہ کسی اشاعت مین ناظرین کے پیش کرین گے -

مذکورہ اقسات طاعون سے ظاہر ہے کہ یہ مرض زمانہ قدیم سے عالمگیر رہا ہے - اور کوئی تدبیر یا علاج اسکے لئے کماحقہ تشفی بخش قرار نہین دیا گیا - البتہ ٹیکہ لینا علی العموم طاعون کیلئے مفید سمجھا جاتا ہے -

ٹیکہ طاعون پر ڈاکٹرون کا

لیکن یہ غلط فہمی ہے اس لئے کہ اول تو اس کے باب مین خود ڈاکٹر صاحبان مختلف الرائے ہین بعض اسکی نہ بیان تبلاتے ہین بعض اسکو غیر مفید ثابت کرتے ہین - چنانچہ اخبار محمدن مطبوعہ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۹۸ء کے صفحہ ۵ مین مرقوم ہے - جب بنگلور مین پلیگ کمیشن ٹیکہ کی تحقیق اور نئے معلومات کی تدقیق کیلئے منعقد ہوئی اوسوقت کرنل ڈابن پریسیڈنسی سرجن نے بیان کیا کہ یہ جو مشہور ہے کہ ٹیکا نکالے ہوئے لوگون کو یہ بیماری کم لاحق ہوتی ہے - صحیح نہین - مین بچشم خود ایسے بیمارون کو دیکھکر تحقیقاً کہتا ہون کہ اس ٹیکہ سے کچھ بھی فائدہ نہین چنانچہ ٹیکہ نکالکر ۴۸ گھنٹہ کے عرصہ مین مرے ہوئے ۱۴ مردون کا مین خود امتحان کیا تو ہر ایک مردہ مین پلیگ کا مواد بھرا ہوا تھا انتہی اور اخبار طلسم حیرت مدراس پنچ مطبوعہ ۵ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء مین مسطور ہے کہ ڈاکٹر ہیفکن صاحب نے پلیگ کمشنر صاحب کے روبرو صاف کہدیا کہ ٹیکہ سے مریضان طاعون کو کوئی فائدہ نہین ظاہر ہوتا ہے - اور اخبار جریدہ روزگار مدراس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لاری صاحب بھی ٹیکہ کے مخالف ہین - اور زبدۃ الحکما حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہوری کے رسالہ مین جناب فتح چند صاحب - یم - ڈی - بی - یس - یل - ین یل - آر - سی - پی - یل

یس۔آئی۔یل۔یم۔یس۔سول سرجن لودہیانوی کی جو تحریر منقول ہے اوس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکہ سے بالکل فائدہ نہین ہے اس کی اصل عبارت کتاب الدواء لداء الدعا مین موجود ہے جسکی خواہش ہو اوسمین ملاحظہ کرین اور اسی طرح حیدرآباد کے موجودہ ڈاکٹر بھی ٹیکہ طاعون کی نسبت مختلف ہین جسکا جی چاہے دریافت اور تحقیق کرے۔ دوم یہ کہ اگر ٹیکہ فائدہ مند ہوتا تو تمام ڈاکٹرون کا اسپر اتفاق کیون نہوتا۔ سوم یہ کہ مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ بہت سے ٹیکہ لئے ہوئے مبتلائے طاعون ہوکر مرے اور ٹیکہ نہ لئے ہوئے متعدد طاعونون مین رہکر بھی بچے رہے۔ خود راقم مسکین اور اس کے گھر بار کے لوگ ابتک ٹیکہ لینے سے محترز رہے اور اپنے وطن وغیرہ کے چار طاعون ہمپر گزر چکے اور یہ حیدرآباد کا پانچوان طاعون ہے جو گزر رہا ہے مگر ابتک ہم بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ ہین اسی طرح کی صدہا نظیرین مل سکتی ہین۔

اسی واسطے ہماری دانشمند سرکار عظمتدار و نیز سرکار عالی متعالی اسکی نسبت لوگون کو زیادہ مجبور نہین کرتی ہے بلکہ ہر ایک کے اختیار پر چھوڑ رکھا ہے۔ الحاصل مسلمانون کو یقینی طور سے عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جب بندون سے حق تعالیٰ کی نافرمانی اور ظلم و ستم ہوتا ہے تو وہ بندون پر اپنا قہر ظاہر فرماتا ہے طاعون کا آنا بھی بندون کے گناہون کے سبب سے ہے جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لم تظہر الفاحشۃ فی قوم قط حتی یعلنوا بہا الا فشا فیہم الطاعون یعنے کسی قوم مین بدکاری علانیہ نہین ظاہر ہوتی مگر اوس قوم مین طاعون پھیلتا ہے اور فتح الباری مین ہے۔ وفی ہذہ الاحادیث ان الطاعون قد یقع عقوبۃ بسبب المعصیۃ انتہی یعنے طاعون گناہون کے سبب سے بھی آتا ہے اھ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایات بے غایات سے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طاعون کو آخرت کی خوبیون کا سبب گردانا ہے۔ جو مسلمان طاعون مین مرے یا طاعون کے ایام مین وہان سے فرار نکرے اور یہ عقیدہ یقینی طور سے رکھے کہ جو کچھ تقدیر الٰہی مین ہے وہی ہوگا تو ایسون کے لئے شہادت کا ثواب ملتا ہے اس بات پر تمام محدثین و فقہا کا اتفاق ہے صحیحین اور مسند احمد مین ہے۔ الطاعون شہادۃ لکل مسلم۔ یعنے طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔ اور کنز العمال مین ہے۔ الطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لہم و رجس علی الکافرین (حم) یعنے طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافرون پر عذاب۔ پس احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ طاعون کبھی ہماری شامت اعمال سے آتا ہے ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را ببین ٭ شامت اعمال ما صورت طاعون گرفت۔ لیکن آنے کے بعد دو قسم ہو جاتا ہے۔ مسلمانون کے لئے رحمت و

شہادت اور کافرون کے لئے عذاب مثلاً دو آدمیون مین جھگڑا ہوا اور ایک نے دوسرے پر ظلم و تعدی کیا پس پولس نے آکر ہر دو کو گرفتار کر لی - اب غور کرنا چاہئے کہ پولس کے آنیکا سبب تو بُرا ہے یعنے جھگڑا - اور گرفتار ہوے دونون یعنے ظالم و مظلوم - مگر بعد تحقیق و دریافت ظالم کو سزا ملیگی اور دوسرے پر رحم کیا جائے گا - پس علی ہذا القیاس طاعون کے آنیکا سبب بُرا یعنے گناہ ہے - مگر آنے کے بعد مومن کے لئے رحمت اور کافر کے لئے عذاب ہو جاتا ہے - اللہ تعالی کی رحمت اور فضل کے قربان جائین کہ طاعون کو گناہون کی وجہ سے قہر کی صورت مین بھیجتا ہے اور مسلمان کے لئے رحمت و شہادت بنا دیتا ہے - اور اسی کنز العمال مین ہے - الطاعون کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمومنین فلیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید (حم خ) یعنے طاعون ایک عذاب ہے کہ اوسکو اللہ تعالی جسپر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور تحقیق اللہ تعالی نے مومنون کے لئے اوسکو رحمت بنا دیا ہے - پس جو شخص طاعون کے مقام مین صبر کرے اور یہ جانے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے میرے لئے لکھا ہے وہی مجھکو پہونچیگا تو اس کے لئے شہید کا ثواب ملیگا اگرچہ وہ طاعون مین نہ مرے بلکہ کئی سال کے بعد دوسری کسی بیماری مین مرے - کما قال المحدثون

علامہ ابن حجر مکی رح نے فتاوی کبری صفحہ ۲۵ جلد رابع مین لکھا ہے کہ الطاعون شہادۃ لکل مسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ فاسق کیلئے بھی طاعون شہادت ہے جسطرح جنگ مین فاسق و فاجر کے لئے شہادت نصیب ہوتی ہے اسی طرح طاعون مین بھی فاسق و فاجر کو شہادت ملتی ہے المطعون شہید وان کان فاسقا ہو صریح حدیث الصحیحین الطاعون شہادۃ لکل مسلم ویؤیدہ ان شہید المعرکۃ لا یقدح فسقہ فی الشہادۃ اھ اور بھی کنز العمال مین ہے - یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون علی فرشہم اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقضی اللہ بینہم فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہ جراحہم جراح المقتولین معہم فینظروا الی جراح المطعونین فاذا جراحہم قد اشبہت جراح الشہداء فیلحقون بہم (حم ق ن) یعنے قیامت کے روز شہداء فی سبیل اللہ اور وہ لوگ جو بستروں پر وفات پائے ہوئے تھے طاعون سے مرے ہوؤن کے بارے مین حق تعالی سے جھگڑینگے پس شہداء کہینگے کہ طاعون سے وفات پائے ہوے لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ جیسا ہم قتل ہوئے ویسا وہ بھی قتل ہوئے ہین اور بستروں پر مرے ہوے کہینگے کہ وہ ہمارے بھائی ہین جیسا ہم فرش پر مرے اسی طرح یہ بھی فرش پر مرے ہین - پس اللہ پاک انکے درمیان فیصلہ فرمائیگا پس حکم دیگا کہ انکے یعنے طاعون سے مرے ہوئے لوگو نکے

زخمون کو دیکھو پس اگر ان کے زخم شہیدون کے زخمون سے مشابہ ہونگے تو انہین کے ساتھ
ملادو پس طاعونی اموات کے زخمون کو دیکھینگے تو شہیدون کے زخمون کے مشابہ پائینگے - پس وہ
شہیدون کے ساتھ ملادئے جائینگے - اسکو امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی نے
روایت کیا ہے - اور فتاوی کبری مین ہے اعلم ان شہید الطاعون المرغوب الحرکۃ ففی حدیث
سندہ حسن یاتی الشہداء والمتوفون بالطاعون فیقول اصحاب الطاعون نحن شہداء فیقال انظروا
فان کانت جراحاتہم کجراح الشہداء تسیل دما کریح المسک فہم شہداء فیجدونہم کذالک
یعنے طاعونی شہید جنگ کے شہید کے ساتھ رہیگا جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ قیامت مین طاعون
سے مرے ہوئے کہینگے کہ ہم شہدا ہین پس ان کی طرف نظر کیا جائے گا کہ ان کے زخمین کیسے ہین
تو ان کے زخمون سے خون جاری رہے گا اور مشک کی بو آتی رہے گی سو وہ شہدا مین داخل
کئے جائینگے -
اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل
علی طائفۃ من بنی اسرائیل فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا
فرارا منہ اھ یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو
بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب تم سنو کہ فلان زمین مین طاعون ہے تو وہان
مت جاؤ اور جہان تم رہتے ہو وہان طاعون آجائے تو تم وہان سے طاعون سے بھاگنے کے
ارادہ سے مت نکلو ابوالحسن مدائنی رحمۃ اللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہین انہون نے کہا
کہ قل ما فر احد من الطاعون فسلم اھ یعنے طاعون سے بھاگکے والا کم بچا ہے - تاج الدین سبکی رح
فرماتے ہین والذی حکاہ مجرب ولیس ببعید ان یجعل اللہ الفرار سببا لنقص العمر ... یعنے یہ بات آزمائی ہوئی
ہے اور کچھ تعجب نہین کہ اللہ تعالی طاعون سے بھاگنے کے سبب سے عمر کو کم کردے - اللہ تعالی فرماتا
ہے قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا - یعنے کہدو اے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کہ ہرگز نفع نہ دیگا تمکو بھاگنا اگر تم موت یا قتل سے بھاگو اور اب ... باوجود جہاد ... کے بھاگنا
مفید نہین ہے - پھر بھی تم بھاگو تو تم فائدہ نہ اوٹھاؤگے مگر تھوڑی مدت - امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ
کے والد جو بڑے محدث مشہور گذرے ہین اسی آیت سے استنباط فرماتے ہین کہ طاعون سے بھاگنے
والا زیادہ مدت زندگی کے فوائد حاصل نہین کرتا بلکہ اوسکی عمر کم ہوجاتی ہے - کذا فی مجالس ابرار - بلکہ
اس بات کا پتہ قرآن مجید کے اس قصے سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ شہر واسط کے جانب قریہ داور دان

مین جب طاعون آیا تو ایک جماعت اوس قریہ سے نکلگئی اور ایک جماعت جو وہین رہی اون مین سے
بہت کچھ ہلاک ہوئے اور جو جنگل مین نکل گئے تھے وہ سلامت رہے اور جب طاعون رفع ہوگیا تو وہ
لوگ بڑی خوشی کے ساتھ اپنی بستی کو واپس ہوئے۔ جب قریہ والون نے اونکو سلامت واپس آتے
دیکھا تو کہنے لگے اصحابنا کانوا احزم منا لو صنعنا کما صنعوا البقینا ولئن وقع الطاعون ثانیا لنخرجن الی ارض
لا وباء بہا یعنے ہمارے اصحاب (جو بھاگ گئے تھے) ہم سے بڑے ہوشیار تھے۔ کاش کے ہم بھی
انھین کی چال اختیار کرتے یعنے اونکے جیسا بستی سے نکل جاتے تو ہمارے بھی لوگ بچے رہتے اور اتنے
لوگ نہ مرتے اور اگر کبھی دوبارہ طاعون آجائے تو ہم بھی کسی پاک و صاف زمین کی طرف نکلجائینگے
جس مین طاعون نہو فوقع الطاعون من قابل فہرب عامۃ اہلہا وخرجوا یعنے پھر جب دوسرے سال طاعون
آیا تو بستی کے تمام لوگ نکل گئے۔ چنانچہ حق تعالی اسبات کی خبر باین طور دیتا ہے۔ الم تر الی الذین خرجوا
من دیارھم وھم الوف حذر الموت یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے۔ یعنے اون لوگون کا
انجام کار کیا تو نے نہ سنا جو اپنے گھرون سے موت کے ڈر سے نکلے تھے۔ اور وہ ہزارون سے تھے۔
روایت کا اختلاف ہے کہ وہ چار ہزار یا آٹھ یا دس یا تیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے۔ جب سب کے
سب اپنے حسب خواہش ایک وادی مین اترے تو حکم رب العالمین سے ایک فرشتہ نے وادی کے
نیچے والے حصہ مین اور دوسرے نے اوپر کے حصہ مین آواز بلند پکارا۔ موتوا یعنے تم سب مرجاؤ فماتوا
جمیعًا پس تمام کے تمام ایکدم مرگئے ثم احیاھم پھر اللہ پاک نے انکو زندہ کیا۔
اس زمانہ کے ایک پیغمبر حزقیل علیہ السلام نامی ان اموات پر گزرے تو دیکھکر روئے اور جناب
باری عز اسمہ مین اون کے زندہ ہونے کی دعا مانگے۔ پس حق تعالی نے اونکو دوبارہ زندہ کیا اور
وہ سب اپنے مکانون کو واپس آکر ایک زمانہ تک زندہ رہے۔ اور پھر اپنی اپنی موت سے مرے
یہ موت دیکر پھر زندہ کرنا اسلئے تھا کہ لیعتبروا ان لا مفر من قضاء اللہ وقدرہ۔ تاکہ اونکو عبرت اور
یقینی حاصل ہو کہ اللہ تعالی کے قضا و قدر سے بھاگنے کی گنجایش نہین ہے اور یہ عبرتناک قصہ
اللہ تعالی نے مسلمانون کو اسلئے سنایا کہ اون کو جہاد فی سبیل اللہ اور شہادت کے حاصل کرنے کی رغبت
پیدا ہو اور توکل اور راضی بقضائے الہی رہنے کا سبق حاصل کرین۔ وفائدۃ ہذا القصۃ تشجیع
المسلمین علی الجہاد والترغیب للشہادۃ وحثہم علی التوکل والاستسلام للقضاء اھ تفصیل اس قصہ کی تفسیر سراج
منیر للخطیب شربینی و تفسیر احمدی وغیرہا مین مذکور ہے۔
الغرض اس قصہ سے صاف ظاہر ہے کہ طاعون سے بھاگے ہوئے لوگ کی عمر گھٹ گئی۔
اور حق تعالے نے اون کو اونکی موت سے پہلے سزا مین ماردیا تاکہ اون کو معلوم ہو جاے کہ موت سے

طاعون سے حکم الٰہی سے

ذرا کر کچھ نفع نہین دیتا ہے اور تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ طاعون سے بھاگتے ہین وہ بہت تکالیف کے ساتھ مرتے ہین کوئی راستہ مین کوئی جنگل مین اور کسی کو کفن تک میسر ہوا کسی کا جنازہ پڑھنے والے ملتے اور جو میدانون مین جا ٹھہرے وہ بارش اور ہوا اور جاڑے کے صدمے اٹھاتے اور بعض لوگ جو ریل وغیرہ کی گاڑی مین طاعون سے امن حاصل کرنے کو بڑے اہتمام سے مع اپنے اہل و عیال کے بیٹھکر فرار کرتے تو ناگاہ کسی وجہ خفیف سے انکی غفلت کی حالت مین گاڑی کو آگ لگ گئی اور لوگون کو آگ سے سخت صدمہ پہونچا اور اونکی شامت سے گاڑی والے بیچارے کا بھی نقصان ہوا باوجود ایسے تکالیف و نقصان پانے کے بھاگنے سے باز نہین آتے اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کر کے اسکے غضب کو ٹھنڈا اور اسکو راضی کرنیکے کام اختیار نہین کرتے حق تعالی فرماتا ہے ففروا الی اللہ یعنے اے بندو تم سختیون مین اللہ کی طرف بھاگو کہ وہی تمہارے کام بنانے والا ہے۔ آج کے مسلمان اسکے عوض خدا سے دور بھاگتے ہین پس انکی سمجھ اور کوتاہ نظری پر ہزار حیف ہے۔

اور بعضے جو درختون کے نیچے حتی المقدور پردے وغیرہ کرکے امن لئے وہان مذکور صدمات کے علاوہ دوسری یہ آفت پیش آئی کہ شب کو جو سو رہے تو کوئی زہریلا سانپ آکر سب کا صفاکردیا افسوس کہ اون کی جان بھی گئی اور مال بھی تباہ ہوا اور دین بھی غارت گیا خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ہو الخسران المبین کے مصداق ہوئے اور دوسری آیت مین ارشاد ہوتا ہے فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون یعنے ہم نے اون لوگون پر جو ظلم کئے تھے ایک عذاب آسمان سے اون کے فسق و فجور کے سبب سے نازل کیا تفسیر بیضاوی مین ہے کہ وہ عذاب طاعون تھا ایک ہی ساعت مین چوبیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے والمراد بہ الطاعون روی انہ مات بہ فی ساعۃ اربعۃ وعشرون الفا اھ ان آیات و احادیث سے چند باتین ثابت ہوئین۔ (۱) طاعون آسمانی عذاب ہے اور اسکا دور کرنے والا خدا تعالی ہے (۲) طاعون بندون کے گناہون کے سبب سے آتا ہے یہی دو عقیدے مسلمانون کو ایام طاعون مین خدا کی طرف متوجہ کرانے والے اور توبہ و استغفار مین لگانے والے ہین (۳) طاعون مسلمانون کے لئے خدا کی رحمت اور شہادت ہے جو مسلمان اس عقیدہ پر طاعون سے مرے یا طاعونی مقام مین صابر رہے وہ جنت کے درجون اور لذتون سے مالامال ہوگا جس مسلمان کا یہ اعتقاد نہو اسکا طاعون مین مرنا اپنے گناہون سے عذاب جہنم مین گرفتار ہونا ہے (۴) طاعون کے مقام مین تقدیر الہی پر راضی رہنا اور خیال کرنا کہ جو میری تقدیر مین خدا نے لکھا ہے وہی مجھکو ہوگا یہہ روئے زمین کے تمام پیغمبرون کے سردار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے کہ اس مین شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اسکو یقینی یا یہ میری کہنا

اسلام سے ہاتھ دہوناہے - امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی شرح صدور مین لکھتے ہین . وقد جزم شیخ الاسلام
ابن حجر فی کتابہ بذل الماعون فی فضل الطاعون بان المیت من الطاعون لا یسئل لانہ نظیر المقتول فی المعرکۃ اھ
یعنے ابن حجر جو جلیل القدر محدث حافظ ہین اور محدثین کے پاس حافظ وہی ہے جسکو ایک لاکھ حدیث زبانی
یاد ہون اور وہ بخاری شریف کے شارح بھی ہین ایک رسالہ طاعون کی فضیلت مین تصنیف کئے ہین اس
رسالہ مین وہ جزماً و یقیناً فرماتے ہین کہ طاعون سے مرنے والیکو قبر مین سوال نہوگا - اور رد المحتار باب
الشہید مین ہے والمطعون وکذا من مات فی زمن الطاعون بغیرہ اذا اقام فی بلدہ صابرا محتسبا فان لہ اجر
الشہید کما فی حدیث البخاری وذکر الحافظ ابن حجر انہ لا یسئل فی قبرہ اجہوری اھ پس اے مسلمان بہائیو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون پر اعتقاد رکھو اور طاعون کو شہادت سمجھو اور دوسرون کو بھی سمجھاؤ
خصوصاً اپنے اہل وعیال کو خدا اور رسول کی باتین سناکر اون کے ایمان کو قوی کرنے کی کوشش کرو ایسا
نہو کہ تم اونکی باتون کو مان جاکر اون کی اطاعت کرنے لگو پس تم اور وہ سب کے سب خدا کے نافرمان
ہوجاؤ اور ناحق دنیائے ناپائیدار کی محبت مین آخرت کو برباد نہ کرلو - اگر کسی کو یہ شبہ پیدا ہو کہ جب
ملک شام مین طاعون آیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ طاعون عذاب ہے
پس بہاگ جاؤ وادیون اور درون مین پس قول صحابی سے معلوم ہوا [illegible] ہے اور اس سے
فرار جائز ہے - پس اے میرے معزز ناظرین کسی کے ایسے شبہ سے دہوکہ نہ کہا جاؤ دیکھو
جس روایت سے یہ شبہ نکالتے ہین اسی روایت کو مین یہان نقل کرتا ہون خود نظر انصاف
سے دیکھو اور غور کرو کہ اسی مین اس شبہ کا جواب کیسا معقول موجود ہے وہ روایت یہ ہے
عن عبد الرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص ان ہذا الطاعون رجز ففروا منہ فی الاودیۃ
والشعاب فبلغ ذالک شرحبیل بن حسنۃ فغضب قال کذب عمرو بن العاص لقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعمرو اضل من جمل اہلہ ان ہذا الطاعون دعوۃ نبیکم ورحمۃ ربکم ووفاۃ الصالحین قبلکم فبلغ ذالک
معاذا فقال اللہم اجعلہ نصیب آل معاذ الاوفر فماتت ابنتاہ وطعن عبد الرحمن فقال الحق من ربک فلا تکونن
من الممترین فقال ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین وطعن معاذ فی ظہر کفہ فجعل یقول ہی احب الی من
حمر النعم انتہی مختصرا (کنز العمال ذکر) یعنے تاریخ ابن عساکر مین عبد الرحمن بن غنم سے مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا کہ شام کے ملک مین طاعون آیا تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ طاعون عذاب ہے
پس اس سے بہاگ جاؤ وادیون اور پہاڑون کے [illegible] درون مین پس یہ شرحبیل بن حسنہ کو پہونچی تو
غصہ ہین آئے اور فرمایا کہ عمرو بن عاص نے جہوٹ کہا مین تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت

مین رہا ہون اور اسوقت عمرو بن عاص اپنے گہر کے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ تھا یعنے اسلام سے
مشرف ہونے کے آگے) مقرر یہ طاعون تمہارے نبی کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت ہے۔
اور تم سے اگلے صالحین کی موت ہے۔ پس یہ خبر جب معاذ رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو فرمایا اے اللہ تعالیٰ
معاذ کے آل کو اس کا پورا حصہ نصیب کر پس اونکی دو بیٹیاں طاعون سے مرین اور اون کے فرزند
عبد الرحمن بھی طاعون سے بیمار ہوئے تو کہا کہ حق تیرے رب کے طرف سے ہے تو ہرگز شک
کرنے والون سے نہو جا پس باپ نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے صابرین سے پائیگا اور معاذ رضی اللہ عنہ کے
پشت کفدست پر طاعون نمودار ہوا تو فرمایا کہ یہ مجھے سرخ اونٹون کی دولت سے بھی زیادہ پسند ہے
اور یہہ روایت مسند امام احمدؒ مین بھی کچھہ اختلاف الفاظ کے ساتھ موجود ہے اور بعض روایات مین
یہ بھی ہے کہ جسوقت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے لوگون کو طاعون سے فرار کرنیکا حکم دیا تو شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے لوگون کو طاعون کی فضیلت حدیث نبوی علیہ السلام سے سنا کر اون کے
خلاف مین حکم دیا کہ فاجتمعوا الیہ ولا تفرقوا عنہ فبلغ ذالک عمرو بن العاص قال صدق اھ یعنے پس جمع ہوجاؤ
اور اس سے الگ مت ہو جب شرحبیل بن حسنہ کا یہ قول عمرو بن عاص کو پہونچا تو کہا شرحبیل کا یہ قول
سچ ہے۔ ناظرین غور فرمائین کہ جب عمرو بن عاص نے لوگون کو طاعون سے بہاگنے کا حکم دیا تو شرحبیل
بن حسنہ رضی نے کس زور و شور کے ساتھ اون کے قول کو رد کر دیا اور صرف اسی قدر پر اکتفا بھی نکیا بلکہ
اوسکے خلاف مین علانیہ حکم سنا دیا کہ جمع ہوجاؤ اور مت بہاگو حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت شرحبیل
سے یہ تقریر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتے ہی فی الفور سر تسلیم آگے رکھدیا اور اپنے
اگلے خیال سے باز آکر بیساختہ کہنے لگے کہ شرحبیل نے سچ کہا (یا اینہمہ حضرت عمرو بن عاص کے
قول کو جس سے وہ خود باز آگئے) طاعون سے بہاگنے کے جواز کی دلیل ٹہرانا اور اون کے رجوع
اور جماہیر صحابہ کرام کے اقوال سے آنکھ بند کر لینا سراسر ظلم اور حق پوشی ہے اور اسی کتاب مین ہے

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستہاجرون الی
الشام فیفتح لکم ویکون فیہ داء کالدمل او کالحرۃ یاخذ بمراق الرجل یستشہد اللہ بہ انفسہم ویزکی بہا اعمالہم اللہم
ان کنت تعلم ان معاذا سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطہ واہل بیتہ الحظ الاوفر منہ فاصابہم الطاعون
فلم یبق منہم احد فطعن فی اصبعہ السبابۃ فکان یقول ما یسرنی ان لی بہا حمر النعم اھ یعنے معاذ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تم قریب مین شام کے طرف ہجرت
کروگے پس تمہارے لئے شام کی فتح ہوگی اور وہان ایک بیماری ہے دُمل کی طرح کہ بغلون کے

پاس نکلیگی اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ تمکو شہید بنائے گا اور تمہارے اعمال کو اس سے پاک کرے گا
اس کے بعد معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ معاذ نے اس حدیث کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو معاذ کو اور اسکے اہل بیت کو اسمین موت دے۔ پس
معاذ رضی اللہ عنہ کے تمام گھروالون کو طاعون پہونچا اور اون سے کوئی باقی نرہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ
کی انگشت شہادت پر طاعون گرا تو معاذ فرماتے تھے کہ مجھکو اس طاعون سے اس قدر خوشی حاصل ہے
کہ اگر اس کے عوض مجھکو سرخ اونٹ ملتے تو اتنی خوشی حاصل نہ ہوتی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس سرہ العزیز کی خدمت مین شیخ بدیع الدین سہارنپوری نے جو عریضہ متضمن باخبار طاعون بھیجا تھا
اوس کے جواب مین حضرت تحریر فرماتے ہین۔ والحق جماعتی کہ درین وبا میمیرند عجب حاضر و متوجہ
میمیرند بوس کی آید کہ کسی درین ایام باین جماعت ارباب بلا ملحق شود و رخت از دنیا باخرت بکشد
این بلا درین امت بظاہر غضب است و بباطن رحمت اھ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے الطاعون شہادۃ لامتی و وخز اعدائکم من الجن غدۃ کغدۃ الابل تخرج فی الآباط والمراق من مات فیہ
مات شہیدا ومن اقام فیہ کان کالمرابط فی سبیل اللہ ومن فرمنہ کان کالفار من الزحف دطس، وابونعیم
فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن عائشہ کنز العمال یعنے طاعون شہادت ہے میرے امت کے لئے اور تمہاری
دشمن جنات کی نیزہ زنی ہے اور اونٹ کی گلٹی کی جیسی ہے کہ بغلون وغیرہ مین نکلتی ہے جو اوسمین مرا
شہید مرا اور جو اوس مین مقیم رہا وہ فی سبیل اللہ مرابط کے جیسا ہے اور جو اس سے بھاگا وہ کافرون کے
جنگ سے بھاگنے والے کے جیسا ہے اور طبرانی اور بزار اور احمد اور ابویعلی کی روایت مین ہے۔
الفار من الطاعون کالفار من الزحف یعنے طاعون سے بھاگنے والا جنگ سے بھاگنے والے کے
مانند ہے اور ازروے آیات قطعیہ و احادیث صحیحہ نبویہ جنگ سے بھاگنا قطعی حرام اور اکبر الکبائر
اور مہلک گناہ ہے اور اس کا مرتکب غضب خدا و عذاب جہنم کا مستحق ہے ترتیب قضایا سے نتیجہ یہ
نکلا کہ طاعون سے بھاگنا حرام اور گناہ کبیرہ اور مہلک گناہ ہے اور اس کا مرتکب خدا کے غضب و
عذاب جہنم کا سزاوار ہے چنانچہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین اسکی تصریح بھی کردی ہے۔ انہ من الکبائر
یعاقب اللہ علیہ اھ ہان اگر ارحم الرحمین اپنے فضل سے بخشدے تو وہ اور بات ہے۔ اہل انصاف
وارباب بصیرت خیال فرمائین کہ اگر طاعون سے بھاگنا جائز ہوتا تو شارع علیہ السلام اس کو
اکبر الکبائر سے ہرگز تشبیہ ندیتے اور الفار من الطاعون کالفار من الزحف۔ ہرگز نفرماتے آپ کے
اس تشبیہ دینے اور اس طرح فرمانے سے ثابت ہوچکا کہ یہ منع تنزیہی نہین بلکہ تحریمی ہے صحابہ کرام

وائمۂ عظام وعلمائے اعلام نے بھی اس منع کو منع تحریمی ہی سمجھا ہے جس کا یہ اعتقاد ہو کہ طاعون مین مبتلا ہونا اور اس سے بچا رہنا طاعونی مقام مین رہنے اور نکلجانے سے نہین بلکہ خدا تعالے کے تقدیر سے ہے تو ایسے شخص کو طاعون سے بھاگنا حرام ہے اسپر جمہور علما کا اتفاق ہے اور اگر وہ فرار یا اور تدابیر کو موثر حقیقی سمجھے جیسے دہریون کا مذہب ہے تو اسکے کفر مین کوئی شک نہین چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ حافظ ابن عبد البر رح قاضی عیاضؒ امام نوویؒ حافظ ابن حجر عسقلانی رح ابن حجر مکیؒ حضرت مجدد الف ثانی رح شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح وغیرہم فرماتے ہین کہ جمہور کا یہ قول کہ طاعون سے بھاگنا حرام ہے یہی صحیح ہے اب چند عبارات مرقوم الذیل ہوتی ہین جن سے اس امر کا ثبوت کما حقہ ہو سکتا ہے اور کسی قسم کا شک باقی نہین رہتا ابن حجر مکی رح فتاوی کبری مین لکھتے ہین۔ محل الخلاف فی الخروج لاجل الفرار فمذہبنا ومذھب الجمہور الحرمۃ ومذہب مالک الکراہۃ نعم ان اقترن بقصد الفرار قصد ان لہ قدرۃ علی التخلص من قضاء اللہ وان فعلہ ہو المنجی لہ فواضح ان ذالک حرام بل کفر اتفاقا بخلاف قصد الفرار فقط فانہ محل الخلاف فقدم عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ولیس فی کلامہ تائید للمالکیۃ لانہ لم یفر من محل الطاعون ثم نقل محل النزاع فیما اذا خرج فارا من المرض الواقع مع اعتقادہ انہ لو قدر علیہ لاصابہ وان فرارہ لا ینجیہ لکن یخرج مؤملا ان ینجو ہذا الذی ینبغی ان یکون محل النزاع اھ وھو کلام حسن انتہی۔ ترجمہ۔ طاعون سے بھاگنے مین محل اختلاف یہ ہے پس ہمارا اور جمہور علما، کا مذہب یہ ہے کہ حرام ہے اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ مکروہ ہے ہان اگر قصد فرار کے ساتھ یہ قصد بھی ہو کہ اسکو قضائے الہی سے بچنے کا اختیار ہے۔ اور یہ سمجھے کہ یہ اسکا بھاگنا اسکو طاعون سے بچانے والا ہے تو پس ظاہر ہے کہ یہ باتفاق حرام بلکہ کفر ہے بخلاف محض قصد فرار کے کہ وہ محل اختلاف ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول منقول و مذکور ہو چکا ہے کہ آپنے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے اعتراض کے جواب مین فرمایا کہ ہان ہم تقدیر الہی سے تقدیر الہی کے طرف بھاگتے ہین اور اس قول مین مالکیہ کے لئے کچھہ تائید نہین ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ مقام طاعون سے نہین بھاگے تھے پھر محل نزاع کا اس بارے مین کہ وقوع طاعون سے اس اعتقاد کے ساتھ بھاگے کہ اگر اسکی تقدیر مین ہے تو اوسکو طاعون ضرور پہونچیگا اور اوسکا بھاگنا اوسکو نہ بچائیگا لیکن بچنے کی امید پر بھاگتا ہو یہ محل نزاع ہونیکے سزاوار ہے فتاوی کبری صفحہ ۹ جلد ۴ مین ہے قال الجلال السیوطی الوباء غیر الطاعون والطاعون اخص من الوباء وقد اختص من الطاعون بکونہ شہادۃ ورحمۃ وبتحریم الفرار منہ مصر من الوباء بغیرہ کالحمی ومن سائر اسباب الہلاک جائز بالاجماع اھ قول الجلال اھ ترجمہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ وبا طاعون کے سوا ہے اور طاعون وبا سے خاص ہے اور شہادت و رحمت کا ہونا اور اس سے بھاگنا حرام ہونا طاعون کیساتھ مختص

اور فرار از وبا جو بغیر طاعون کے ہو جیسے بخار اور ایسے ہی تمام اسباب ہلاک سے بالاجماع جایز ہے۔

فتح الباری جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۱ میں ہے واختلف العلماء فی الخروج من بلد الذی وقع بہ الطاعون و القدوم علیہ و ظاہر کلام ابن عبد البر و القاضی عیاض من المالکیین ان النہی فی ذالک للتحریم ثم زاد الثانی ان اکثر العلماء علی ذلک و روی عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا و قالت ہو کالفرار من الزحف و علی ذلک جری امام الائمۃ من اصحابنا ابن خزیمۃ فانہ ترجم فی صحیحہ باب الفرار من الطاعون من الکبائر و ان اللہ سبحانہ و تعالی یعاقب من وقع منہ ذلک مالم یعف عنہ و استدل بحدیث عائشہ فی ذلک یعنے صلی اللہ علیہ وسلم الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف رواہ الامام احمد و الطبرانی و ابن عدی وغیرہم و من ثم قال التاج السبکی و تبعہ المحققون مذہبنا و ہو الذی علیہ الاکثر ان النہی عن الفرار منہ للتحریم و کلام النووی فی شرح مسلم صریح فی تحریم القدوم علی بلد الطاعون کالفرار منہ فانہ قال فی ہذہ الاحادیث منع القدوم علی بلد الطاعون و منع الخروج منہ فرارا و ہذا الذی ذکرنا ہو مذہبنا و مذہب الجمہور و قال القاضی ہو قول الاکثرین و قال و منہم من جوز القدوم علیہ و الخروج عنہ فرارا ای و ہو المشہور من مذہب مالک ثم قال النووی و الصحیح ما قدمنا من النہی عن القدوم علیہ و الفرار منہ لظاہر الاحادیث الصحیحۃ اھ۔ ترجمہ اور طاعون زدہ بستی سے نکلنے اور اس مین داخل ہونے مین علماء کا اختلاف ہے اور ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالے جو ہر دو مالکی مذہب کے زبردست محدث ہین انکا ظاہر کلام یہ ہے کہ اس کے متعلق جو نہی وارد ہے وہ حرمت کے لئے ہے پھر قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ نے اسقدر زیادہ بھی فرمایا ہے کہ اکثر علما اسی حرمت کے قائل ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ طاعون سے بھاگنے کو جنگ سے بھاگنے کے مانند فرماتے ہین اور اسی پر گئے ہین اماموں کے امام ہمارے اصحاب سے یعنے شوافع سے ابن خزیمہ کہ تحقیق انہون نے اپنی کتاب صحیح مین اس مضمون کا باب باندہا ہے کہ یہ باب طاعون سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہونیکے بیان مین ہے اور اس بیان مین بھی ہے کہ اللہ تعالے طاعون سے بھاگنے والیکو عذاب کرے گا ہان اگر بخشدے تو اسکا اختیار ہے اور یہ اور بات ہے اور امام مذکور نے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث سے جو اس بارے مین ہے اور وہ دراصل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے استدلال کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ طاعون سے فرار کرنا جنگ سے فرار کرنے کے جیسا ہے اس حدیث کو امام احمد و طبرانی اور ابن عدی وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے اور اسی لئے تاج الدین سبکی رح نے فرمایا ہے اور دوسرے محققین بھی ان کے تابع ہوے ہین کہ ہمارا مذہب جس پر اکثر کا اتفاق ہے یہ ہے کہ طاعون سے بھاگنے

کی جو ممانعت آئی ہے اس سے حرام مراد ہے اور امام نووی رح کا قول شرح مسلم مین مقام طاعون
مین جانے کی حرمت پر بصراحت دلالت کرتا ہے جیساکہ اس سے بھاگنے کی حرمت پر دلالت کرتا ہے
نووی رح فرماتے ہین کہ ان احادیث مین یہ امر ثابت ہے کہ طاعون زدہ مقام پر پیشقدمی کرنا اور طاعونی
مقام سے بھاگ کر نکلنا ہر دو منع ہے اور یہی ہمارا اور جمہور کا مذہب ہے - اور قاضی عیاض رح
نے فرمایا کہ اکثر محدثین ومحققین کا یہی قول ہے اور یہی فرمایا کہ بعضون نے طاعونی زمین پر جانے اور
وہان سے نکلنے کو جایز جو کہا ہے وہ مشہور مالکیون کا مذہب ہے - پھر امام نووی رح فرماتے ہین کہ صحیح بات
وہی ہے جو ہم آگے بیان کر چکے ہین کہ مقام طاعون مین جانا اور اس سے بھاگنا ہر دو منع ہے ظاہر
احادیث صحیحہ کے رو سے - اور مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات صفحہ ۵۸ جلد ۱
مین تحریر فرماتے ہین - وگریختن از طاعون معصیت است در حکم فرار از زحف است واگر اعتقاد کند کہ اگر نگریزد
البتہ می میرد واگر گریزد البتہ بسلامت میماند کافر گردد نعوذ باللہ من ذالک قال ایضاً جلد ۱ صفحہ ۶۸۲ - ضابطہ
درین وباہمین است کہ در انجا کہ ہست نباید رفت و از انجا کہ باشد نباید گریخت واگرچہ گریختن در بعض مواضع
مثل خانہ کہ در وے زلزلہ شدہ یا آتش گرفتہ یا نشستن زیر دیوار خم شدہ نزد غلبہ ظن بہ ہلاک آمدہ است
اما در باب طاعون جز صبر نیامدہ و گریختن تجویز نیافتہ وقیاس این بر آن فاسد است کہ آنہا از قبیل اسباب
عادیہ اند واین از اسباب وہمی و بہر تقدیر گریختن از انجا جایز نیست وہیچ جا وارد نشدہ وہر کہ بگریزد
عاصی ومرتکب کبیرہ ومردود است نسال اللہ العافیۃ اھ - ترجمہ اور طاعون سے بھاگنا معصیت ہے
اور جنگ سے بھاگنے کے حکم مین ہے اور اگر یہ اعتقاد رکھے کہ نہ بھاگے تو البتہ مر جائیگا اور اگر بھاگے
تو البتہ سلامت رہے گا تو کافر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ من ذلک اور فرماتے ہین - قاعدہ شرعیہ اس وبا
مین یہی ہے کہ جہان ہے نجانا چاہیئے اور اس جگہ سے کہ ہو نہ بھاگنا چاہیئے اور اگرچہ بھاگنا بعض موقعون
مین مثلاً زلزلہ شدہ یا آتش گرفتہ مکان سے یا خم شدہ دیوار کے نیچے بیٹھنے سے - ہلاکت کے غالب گمان کے
وقت وارد ہوا ہے لیکن طاعون مین سوا حکم صبر کے کچھہ نہین آیا ہے اور بھاگنا جایز قرار نہ دیا گیا -
اور طاعون کو ان امور پر قیاس کرنا فاسد ہے کیونکہ وہ عادی اسباب سے ہین - اور یہ اسباب وہمی ہے
اور بہر صورت بھاگنا وہان سے جایز نہین ہے اور کہین وارد نہین ہوا ہے اور جو شخص بھاگے
وہ عاصی اور مرتکب گناہ کبیرہ اور مردود ہے - امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے
مکتوبات مین تحریر فرماتے ہین - مکتوب (۲۹۹) جلد ۱ - درین وبا از شومی اعمال ما اہل ہوستان ہلاک
شدند کہ بما اختلاط بیشتر داشتند وزنان - کہ مدار نسل وبقای نوع انسانی بر وجود ایشان است بیشتر از

مردان مرونده- هرکه درین وبا از مردن گریخت و سلامت ماند خاک برحیات او- وآنکه نگریخت و مرد طوبی و بشری له بالشهاده و ایضا قال- واین فرار در رنگ فرار یوم زحف است و گناه کبیره است انه مکر خداوندی است که گریزنده سلامت، ماند و صبر کنندگان هلاک شوند یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا ترجمه- اس وبامین

ف طاعون سے بھاگ سلامت رہا ... بھاگ

ہماری شامت اعمال سے اول چوہے ہلاک ہوئے جو ہم سے زیادہ ملے جلے رہتے تھے اور عورتین کہ مدار نسل اور بقائے نوع انسانی ان کے وجود پر موقوف ہے مردون سے زائد مرین- جو شخص اس وبامین بھاگا اور سلامت رہا اوس کی زندگی پر خاک ہے- اور جو کہ نہ بھاگا اور مرا اوس کے لئے شہادت کی بشارت ہے- اور فرماتے ہین کہ یہ بھاگنا جنگ سے بھاگنے کے حکم مین ہے اور گناہ کبیرہ ہے- یہ خدا کا بھید ہے کہ بھاگنے والا سلامت رہے اور صبر کر کے رہنے والے ہلاک ہون- گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہت لوگون کو- اور ہدایت پر لاتا ہے ساتھ اس کے بہت کو-

اور اسی طرح سے بہت سی عبارتین کتب معتبرہ مین موجود ہین جن سے فرار از طاعون کی حرمت ثابت ہوتی ہے بخوف طوالت نقل نہین کی گئین اللہ تعالٰے سے ڈرنے والے مسلمان کو یہہ دلائل بھی کیا کم ہین- حق تعالٰی سب مسلمان بہائیون اور بہنون کو شریعت محمدی پر عمل کرنا نصیب فرمائے آمین-

تنبیہ- آجکل اکثر لوگ طاعون سے بھاگنے کے جواز پر یہ دلیل لاتے ہین کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو جسمین ہزارہا صحابی تھے مقام طاعون سے ہٹ جانے کا حکم دیا تھا- جب ایسے جلیل القدر صحابی رضؓ سے یہ امر ثابت ہے تو اوس پر عمل کرنا ہمکو بیشک جایز ہے-

ف حضرت عمر فاروق بہتان او ...

اے برادران اسلام یہہ کسقدر جرات کی بات ہے کہ حضرت عمر رضؓ جیسے ارضی بالقدر و القضاء و اتقی الاتقیا اور ہزارہا صحابہ کبار کو طاعون سے بھاگنے والے اور نہی از فرار کے مرتکب بنانا چاہتے ہین- ادنٰی سے ادنٰی مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاینگے کہ ایسے اکابر امت پر اتنا بڑا اتہام کہ طاعون سے ڈر کر مکان بدلدئے یا اس بات کا حکم فرمائے- اللہ اکبر وہ تو حکم رسول پر جان دینے اور شربت شہادت کے پینے کی تلاش مین رہتے تھے- بڑے دلاور شیر بہادر جرار و صبار تھے ہزار افسوس کہ ایسے اکابر امت کو بدکرنا اور دیدہ و دانستہ اون پر عیب لگانا چاہتے ہین- جس سے اونکی عظمت عوام اہل اسلام کے دل سے نکلجائے نعوذ باللہ من ذالک- حضرت عمر رضؓ، مقام طاعون پر جانے اور اوس سے بھاگنے ہر دو کو حرام اور تہمت کا کام جانتے تھے: چنانچہ مقام سرغ سے شام مین طاعون کی خبر سنکر مہاجرین و انصار و شیخہ قریش سے مشورہ لینے کے بعد واپس آنے لگے تھے کہ اوس پر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضؓ سے حدیث رسول اللہ صؐ، اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه سن کر

الحمد للہ فرمایا اور نہی عن القدوم پر عمل کیا جیساکہ کنز العمال مین ہے :- اس پر بعض ناسمجھون نے یہہ عذر کر دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ طاعون سے بہاگ گئے - جب یہ اعتراض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گوش زد ہوا تو آپ نے جناب باری مین یہہ برأت پیش کی کہ یا اللہ لوگ مجہپر تہمت لگاتے ہین کہ مین طاعون سے بہاگ گیا (اور سب کو معلوم ہے کہ آپ طاعون کی بستی مین تو گئے نہین پھر بہاگنا کیا معنی - البتہ طاعونی مقام مین جانیکی ممانعت کیوجہ سے واپس ہو گئے تھے جس کو ناواقف لوگ اولٹا فرار من الطاعون سمجہہ گئے)

فتح الباری مین طحاوی سے منقول ہے !- قال عمر بن الخطاب اللھم ان الناس قد نحلونی ثلثا انا ابراء الیک منھن زعموا انی فررت من الطاعون وانا ابرأ - الیک من ذالک اھ مقام غور ہے کہ جب طاعونی مقام سے نقل کرنیکو سلامتی کا موجب خیال کرنا کسی ادنی مومن کا کام نہین ہے تو چہ جائے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ صالح للنبوۃ وفاضل امت واعلیٰ درجہ کا حامی ملت جسکی شان مین - لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اور ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ وارد ہے - ایسا خیال کرین یا فوج کو مقام طاعون سے ہٹ جانیکا حکم سنائین - عیاذاً باللہ تعالی افسوس تو یہہ ہے کہ جس تہمت سے ؓ برأت کرتے ہین وہی تہمت اون پر لگاتے ہین ؛ اور نص صریح ناہی کے روبرو جہوٹے حیلے لوگون کو سکہلا کر قیاس باطل بمقابلہ نص تک پہونچتے ہین بہرحال تاویلات واہیات وکلمات نامرضیات کو سنا کر کسطرح سے حکم شاہنشاہی کا معاوضہ کرنا اور دوسرے مسلمانون کو بھکانا - مومن باللہ عزوجل وبالرسول ؐ کا کام نہین اور اس جرأت عظیم کا انجام بہت ہی برا ہے - اللہ تعالٰے تمام مومنون کو ایسی بے باکی ودہوکہ بازی سے بچائے - آمین - چونکہ اس رسالہ کی بنا اختصار پر رکھی گئی ہے ؛ لہذا زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین :- فتح الباری وطحاوی مین تمام شبہات کا دفعیہ بخوبی مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرین ؛

سوال - جب احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ طاعون رحمت ہے تو پہر کس لئے مدینۂ منورہ اس سے محفوظ رکہا گیا ہے جو آج تک وہان طاعون نہ آیا اور حدیث شریف مین آچکا ہے کہ مدینہ طیبہ مین طاعون نہ آئے گا -

جواب اگرچہ طاعون رحمت ہے مگر اس کا سبب کافر جنات کا تصرف ہے جیساکہ مذکور ہوا اور کافر جن مدینہ منورہ مین داخل ہونے سے روک دئے گئے ہین کذا ذکرہ ابن حجر رح فی الفتاوی ؛

سوال - جو لوگ طاعون کو خدا تعالی کی رحمت اور شہادت نہین سمجہتے بلکہ اسکو صرف دنیا کی ہوا بدلجانے سے انسانون پر مصیبت خیال کرتے ہین یا فقط قہر خدا کہتے ہین اگر ایسے اعتقاد والے طاعون سے مر جائین تو اون کو شہادت کا مرتبہ ملیگا یا نہین ؛

جواب ۔ حدیث قدسی مین وارد ہے انا عند ظن عبدی بی یعنے حق تعالی فرماتا ہے کہ میرا بندہ جیسا میرے ساتھ گمان رکھتا ہے مین اوس کے ساتھ ویسا ہی ہون اگر وہ گمان خیر کا رکھتا ہے تو اوس کے لئے خیر ہی ہے اگر وہ برائی کا گمان رکھتا ہے تو اوس کے لئے برائی ہی ہے ۔ اور صحیح بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار اعرابی سے فرمایا ۔ لا باس طہور انشاء اللہ یعنے کچھ مضائقہ نہین یہ بیماری تیرے لئے گناہ سے پاک کرنے والی ہے اوس نے یہ سنتے ہی از روے انکار کہا کہ قبرستان پہونچانے والی ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہان اب تیرے لئے یہ بیماری ایسی ہی ہے ۔ اسی طرح جو شخص طاعون سے خدا کی رحمت کا گمان نہین رکھتا ہے بلکہ اوسکو صرف قہر اور غضب آلہی جانتا ہے تو اوس کے لئے طاعون سے مرنے کے سبب سے کوئی حصہ خدا کی رحمت کا نہ ملیگا نعوذ باللہ من ذالک ۔

برادران اسلام طاعون کا رحمت ہونا خدا کے طرف سے بڑی نعمت ہے اسپر اعتقاد رکھو اور علماء کی تائید کرو کہ وہ ہر جا بیان کرسکین ۔ اسلئے کہ جب عقائد مین فساد پیدا ہوا اوس وقت کوئی عالم خاموش رہجائے اور مسلمانون کے عقاید کی اصلاح نہ کرے تو اس عالم پر خدا کی لعنت ہوتی ہے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمت اللہ علیہ اپنے رسالہ رد شیعہ مین حدیث نقل فرماتے ہین ۔ میرے بھائیو عقل انسان مین بہت بے بہا جوہر ہے اس سے کام لو اور خدا و رسول کی باتون کو خوب سمجھو مگر عقل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون کو ردمت کرو اور جو بات سمجھ مین نہ آئے اوسکو حق مان کر خدا اور رسول کے حوالہ کردو ۔ دیکھو آج کل بڑے بڑے انگریزون کی تحقیق آسمان کی نسبت جسپر ہمارا اعتقاد ہے یہ ہے کہ فی الواقع کوئی چیز نہین ہے ۔ جب ایسے بڑے آسمان کا علم اون کو نہین ہے تو طاعون کی حقیقت کیا معلوم ہوگی ۔

بعض لوگ جن کا اعتقاد سائنس پر ہے علما کو حکام وقت کے پاس بدنام کرتے ہین کہ وہ لوگون کو سکھلاتے ہین کہ طاعون رحمت و شہادت ہے اوس سے بچنے کی کوئی تدبیر نہ کرو ۔ یہ محض افترا ہے ۔ علماء یہ کہتے ہین کہ طاعون کی دوائیوں کے استعمال کے سوائے نماز و تسبیح و تہلیل و قراءت قرآن و توبہ و استغفار و صدقات کو بھی لازم سمجھین کہ یہ سب اعمال خدا تعالے کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والے ہین مگر طاعون کو برا بھلا مت کہو تقدیر سے اگر موت آگئی تو رحمت و شہادت سمجھو ۔

سوال ۔ مرض طاعون متعدی یعنے ایک کا طاعون دوسرے کو لگنے والا ہے یا نہین ۔

جواب ۔ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی فتاوی کبری صفحہ ۲۸ جلد ۴ مین لکھتے ہین ۔ ان المرض لا یعدی اصلا بل من وقع لہ ذالک المرض فھو بخلق اللہ سبحانہ و تعالی فیہ ابتداء و ھذا ھو الراجح لعموم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یعدی شیٔ شیٔا وقولہ فمن اعدی الاول اھ یعنے کسی کا مرض کسیکو نقل ہنین کرتا ہے بلکہ جس طرح پہلے شخص کو (بغیر اس کے کہ وہ کسی بیمار کے پاس رہا ہو) اللہ تعالے نے بیمار کیا اسی طرح دوسرے شخص کو بھی خود اللہ تعالی ہی بیمار کرتا ہے۔ یہی قول راجح ہے۔ دوسرے اقوال ضعیف ہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہین کہ کسی کی بیماری کسی کو ہنین لگتی اور یہ بھی فرماتے ہین کہ خارشتی اونٹون مین جسطرح پہلے ارنٹ کو کسی اونٹ کی خارشت ہنین لگی ہے اسیطرح دوسرے اونٹون کو بھی کسی اونٹ کی خارشت ہنین لگی بلکہ خدا تعالی کے ہی طرف سے ہے۔ اگر ایک کا طاعون دوسرے کو لگ جانیوالا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز یہ نہ فرماتے کہ طاعونی مقام سے مت نکلو اور اسی جائے پر صبر کرو اور تقدیر پر اعتقاد رکھو۔ تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ جو لوگ طاعونی بیمار کے پاس رہے اور اوس کی خدمت کئے وہ صحیح وسالم رہگئے اور دوسرے مکان والے جو بالکل دور رہتے تھے۔ طاعون مین مبتلا ہوگئے۔ بڑے بڑے حکیم اور ڈاکٹرون کا بھی تجربہ ہے کہ طاعون لگنے والی بیماری ہنین ہے۔ چنانچہ حاذق الملک حکیم اجمل خانصاحب اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کلکھارن اور ہیفکن نے حال کے وبائے بمبئی مین تحقیقات کے بعد لکھا ہے کہ طاعون متعدی ہنین ہے۔ اس کے ثبوت مین انہون نے یہ بیان کیا ہے کہ محکمۂ حفظان صحت اور پولیس کے افسر بدتر سے بدتر وبازدہ لوگون کے پاس گئے۔ لیکن ان تک کسی قسم کا وبائی اثر متعدی ہنین ہوا اور دوسرے صفحہ مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کلکھارن کی تحقیقاتی کمیٹی کی تنہا یہ رائے ہنین ہے بلکہ یورپ کے ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ پلیگ متعدی ہنین ہے اس کے ثبوت مین چند تاریخی شہادتین پیش کی جاتی ہین کہ ۱۸۳۵ع مین قاہرہ کے شفاخانہ مین تین ہزار وبائی مریض زیر علاج تھے ان بیمارون کے بستر دوسرے بیمارون کے استعمال مین آئے لیکن وہ اس مرض سے محفوظ رہے۔ اور ۱۸۷۸ع مین رشیا کے بعض دیہات مین یہ مرض دو مہینے تک محدود رہا اور اس دو مہینے کے عرصہ مین طاعونی گاؤن اور دوسرے دیہات مین باہمی آمد ورفت رہی لیکن انپر اس مرض کا کوئی اثر ظاہر ہنوا ۱۸۳۴ع مین آٹھ مہینہ تک اسکندریہ مین طاعون رہا لیکن تجارت بے خطر تھی اس قسم کے اور واقعات بھی تاریخ سے ثابت ہوتے ہین اھ خود ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ طاعونی مریض کے بعض بعض اقارب اپنی دلی محبت کی وجہ سے شب وروز اس مریض کے ساتھ رہے اور اسی کے پاس بیٹھتے اور اپنے ہاتھون سے اوسکی خدمت کرتے تھے دوا کھلانا گلٹیون کو صاف کرکے دوا لگانا اونکا کام تھا مگر وہ طاعون سے بالکل بچے رہے اور طاعونی اموات کو غسل دینے والے جنازہ اٹھانے والے اہل جماعت کی طرف سے متعین تھے لیکن وہ لوگ

تا اختتام طاعون محفوظ از طاعون رہے۔

سوال - ایام طاعون مین چوہا جس مکان مین مرجائے اس مکان مین طاعون پیدا ہونیکی دلیل یا اسکا مقدمہ سمجھنا جیساکہ فی زمانناً اکثر لوگ سمجھتے ہین کیسا ہے۔

جواب - اگرچہ ایسے ہونا ممکن ہے لیکن کچھہ لازمی نہین ہے تجربہ اور مشاہدہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے کہ بہت سے ایسے مکانات جنمین چوہے بتعداد کثیر مرے ہوے نکلے ان مین کوئی مبتلاء طاعون نہو اور اکثر مکانات مین ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی چوہا اُنمین نہ مرا اور متعدد اموات ہوگئین چنانچہ خود اس مسکین کے مکان مین کوئی چوہا مرا ہوا نہ پایا گیا لیکن طاعون سے متعدد لوگ فوت ہوئے پس جب تجربہ یہ بتلارہا ہے تو چوہے مرنے کو طاعون کا مقدمہ یقینی طور سے کیونکر تصور کرسکتے ہین اور کبھی یون بھی ہوتا ہے کہ چوہے آپسمین لڑکر گرتے ہین اور تندرست رہتے ہین تاہم لوگون کو یہی وہم ہوتا ہے کہ طاعون زدہ چوہا ہے۔ بہرصورت کسی ذیروح کا مرنا دوسرے ذیروح کے موت یا بیماری کا مستلزم نہین ہے بلکہ فی الحقیقت بات یہ ہے کہ چوہے وغیرہ بھی ہماری شامت اعمال سے مرتے ہین اور طاعون ہمارے معاصی کی وجہ سے آتا ہے اور مفت مین دوسرون کی موت ہے۔

سوال - ایام طاعون مین مسلمانون کو کیا کرنا چاہئے۔

جواب - چونکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ طاعون بندون کے گناہون کے سبب سے آتا ہے اور حق تعالے اپنے غضب کو اس صورت مین ظاہر فرماتا ہے تاکہ بندے اپنے گناہ سے باز آئین تو بندون کو چاہئے کہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرین یعنے رجوع الی اللہ کرکے جس معصیت سے طاعون آتا ہے اس سے خصوصًا اور تمام گناہون سے عمومًا توبہ و استغفار کرنے کو لازم سمجھین نماز پنجگانہ و تسبیح وتہلیل تلاوت قرآن وصدقات مین مشغول رہین اور خداہی پر توکل رکھین کہ تقدیر الٰہی کے خلاف کچھہ نہین ہوتا

توبہ کی تین شرطین ہین۔ **اول** - اپنے کئے ہوئے قصور وگناہ کو یاد کرکے دل مین پشیمان ہونا۔

دوم - اوس گناہ سے خلوص والحاح کے ساتھہ جناب باری مین معافی مانگنا۔

سوم - پھر کبھی ہرگز اس گناہ کے کرنے کا قصد نہ رکھنا۔ جب ان شرایط کیساتھہ توبہ ہو تو وہ توبہ ضرور مقبول ہوتی ہے۔

استغفار احادیث مین بہت قسم کے وارد ہین مگر سید الاستغفار کی بڑی فضیلت آئی ہے

چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ومن قالہا من النہار وھو موقن بھا فمات قبل ان یمسی فھو من اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنۃ۔ کہ جس نے اس کے معنی پر یقین رکھکر دن مین پڑھا پس وہ شام ہونے کے آگے مرگیا تو وہ اہل جنت سے ہے اور جس نے اس کے ساتھ یقین رکھکر شب مین پڑھا اور صبح ہونے سے قبل مرگیا تو وہ اہل جنت سے ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین مجھکو تو نے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے اقرار اور وعدہ پر میری طاقت کے موافق قایم ہون۔ مین تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہون اوس چیز کی برائی سے جو مین نے کیا۔ مین اقرار کرتا ہون تیری نعمتون کا جو مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون میرے گناہون کا۔ پس تو مجھے بخشدے کہ تحقیق تیرے سوا گناہون کو کوئی نہین بخشتا۔

تسبیحات

تسبیحات بھی حدیثون مین کئی طرح کے وارد ہین اور اوس کے بھی بڑے فضائل ہین اُن مین سے ایک دو یہان ذکر کئے جاتے ہین۔ صحیح بخاری مین وارد ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمان۔ یعنے دو کلمے ہین کہ زبان پر ہلکے ہین (کہ ہر مرد عورت بچہ جوان بوڑھا اہل علم بے علم سب اون کو بآسانی پڑھ سکتے ہین اور زبان پر ہلکے ہونے سے یہ گمان نہ کرین کہ قیامت مین میزان مین بھی ہلکے ہونگے بلکہ) وہ دو کلمے میزان مین بھاری ہونے والے ہین (اس لئے کہ) وہ رحمان کے بہت محبوب ہین وہ کلمے یہ ہین۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پاکی سے یاد کرتا ہون مین اللہ کو اور اوسکی تعریف کے ساتھ پاک ہے اللہ عظمت والا۔ مؤطا مالک رحمۃ اللہ علیہ مین اس تسبیح کے متعلق یہ حدیث وارد ہے۔ من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت عنہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر۔ یعنے جس شخص نے مذکور تسبیح ایکدن مین سو مرتبہ پڑھا تو اوس کے (صغیرہ) گناہ اگرچہ کف دریا کے برابر ہون معاف کئے جاتے ہین۔

دعوت ذوالنون

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعوۃ ذی النون اذ دعا بہ وھو فی بطن الحوت لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی۔ مشکوۃ۔ یعنے دعا مچھلی والے کی یعنے یونس علیہ السلام کی جسوقت کہ اپنے رب سے دعا مانگے

اس حالت مین کہ مچھلی کے پیٹ مین تھے لاالہ الاانت آخر تک یعنے کوئی معبود نہین تیرے سوائے پاک ہے تو تحقیق مین ظالمون سے تھا۔ یہان دعا مانگتا کوئی شخص مسلمان اسکے ساتھ کسی حاجت مین مگر اللہ تعالی اوس کے لئے قبول کرتا ہے۔

یہ تسبیح ہر مطلب اور حاجت بر آنے کے لئے نہایت سریع التاثیر ہے۔ اور شفاء العلیل مین ہے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قران مجید اور صحیح حدیثون اور اقوال مشائخ سے ہو سوائے اس عمل کے کہ اوسکی صحت قران مجید واحادیث اور اقوال مشایخ سے ثابت ہے اس کے علاوہ اسکی شان مین خود ارشاد باری ہے۔ فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذالك ننجي المومنين۔ یعنے حق تعالے فرماتا ہے کہ پس قبول کیا ہم نے اس کے (یعنے یونس علیہ السلام کے) لئے۔ اور ہم اوسکو غم سے نجات دئے اور ہم اسیطرح نجات دیتے ہین مومنون کو۔ تفسیر فتح العزیز مین ہے کہ معتبر مشائخین سے سند آئی ہے کہ ہر رنج اور مصیبت کے لئے اس آیت کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور اسکے پڑھنے کے دو طریقے ہین اول یہ کہ ایک لاکھہ پچیس ۲۵ ہزار مرتبہ۔ ایک طور اور شکل سے ایک ۱ یا تین ۳ جلسہ مین پڑھین۔ دوسرا ۲ طور یہ ہے کہ ایک شخص تنہا اندھیرے مقام مین باوضو قبلہ رو بیٹھکر بعد نماز عشاء کے تین سو ۳۰۰ مرتبہ مذکور تسبیح کو پڑھے اور ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا اپنے پاس رکھے اور وہ ہر دم اپنا ہاتھ اوس پانی سے تر کرکے اپنے منھہ اور بدن پر ملتا جائے۔ تین یا سات یا چالیس ۴۰ دن تک اسی طور اور ترتیب سے پڑھے اھ۔

اور درود شریف کی کثرت بھی عجیب وغریب اثر رکھتی ہے۔ ترمذی شریف مین ہے کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ۔ انی جعلت لک صلوٰتی کلها۔ یعنے یا رسول اللہ مین نے میرے وظیفہ کا سارا وقت درود کے لئے مقرر کیا ہے تو حضرت نے فرمایا اذا یکفی ھمک ویغفر ذنبک۔ یعنے اب کافی ہے تیرے غم کو اور تیرے گناہ معاف ہونگے۔ اس کے علاوہ درود شریف پڑھنے والے پر بہت سی رحمتین نازل ہوتی ہین۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ۔ قول الجمیل مین فرماتے ہین وجدنا بها ما وجدنا یعنے جو کچھہ ہم نے پایا درود کی برکت سے پایا۔ اھ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکر وغم کی شدت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ متفق علیہ کذا فی المشکوۃ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ اجمعین نے فرمایا کہ البتہ میرا کہنا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فضائل درود

فکر وغم کے

فضیلت کلمہ

کا مجھے اُن چیزون سے بہت پسند ہے کہ جن پر آفتاب نکلا ہے یعنے دنیا اور دنیا کی سب چیزون سے اس تسبیح کا پڑھنا مجھے بہت پسند ہے ۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے ۔ افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہتر ذکر لا الہ الا اللہ ہے ۔ کتب احادیث مین اسی طرحکی بہت سی دعائین اور تسبیحات وارد ہین کہ ایک سے ایک افضل و بہتر ہین اور اُن سب کے نقل کرنے کی اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہین ہے البتہ اس مسکین نے رسالۂ دواء البلاء الصدقتہ والدعاء مین اس کا بیان کچھہ تفصیل کیساتھ لکھا ہے ۔

خلاصۂ کلام و غایت المرام یہ ہے کہ مذکور دعائین وغیرہ خلوص اور حسن اعتقاد کے ساتھہ پڑھتے ہوئے خدائے عز وجل پر توکل رکھین کہ آفات کا دفع کرنے والا اور حاجات کا بر لانے والا اس کے سوا کوئی نہین ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون یعنے مومنون کو خدا ہی پر توکل کرنا چاہیئے ۔

فائدہ ۔ جو کچھہ تسبیحات اور دعائین مذکور ہوئی ہین وہ محض خدا تعالے کے غضب کو فرو کرنے کیلیے ہین کیونکہ طاعون بسبب ہمارے گناہون کے غضب الٰہی سے آتا ہے جیساکہ اسی کتاب مین مذکور ہو چکا ہے اور تسبیحات اور دعاؤن کے تمام کلمات بندون کی عاجزی اور گناہون سے بخشش طلب کرنے اور حق تعالے کو خوش کرنے پر دلالت کرتے ہین ۔ اور مقصود دعاؤن کے پڑھنے سے یہی ہے کہ ہمارا مالک ہم سے راضی اور خوش ہو جائے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ غضب الٰہی مبدل برحمت نامتناہی ہو جائے گا ۔ مگر یاد رہے کہ نماز پنجگانہ کو ترک کرکے صرف دعا تسبیح پر اکتفا کرنا ہرگز ہرگز نفع نہ دیگا ۔

اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا سب سے اعلیٰ ہے کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے ۔ اھل القرآن اھل اللہ خاصتہ ۔ یعنے قران پڑھنے والے خاص اللہ والے ہین ۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت سے تلاوت کرنے والے کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے جو بہت بڑا مرتبہ اور نعمت عظمیٰ ہے ۔ چاہیئے کہ باخلاص و ادب خدائے تعالے کی عظمت و ہیبت کا خیال رکھکر پڑھا کرین ۔ اسکے فضائل اکثر مسلمان جانتے ہین اور بہت سی کتابون مین بھی مذکور ہین ۔

فائدہ ۔ غضب خداوندی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے صدقہ و خیرات کا دینا بھی بڑی تاثیر رکھتا ہے حتی الامکان نیک لوگون بیوہ عورتون یتیمون اور متوکلین کو دین فقط ۔ ھذا آخر ما قصدتہ تحریرہ

ھٰذہ الاوراق التی ینتفع بہا الناظرون بالاشواق جعلہا اللہ خالصۃ وجہہ الکریم ونعم النفع بہا لی وسائر اھل الدین القویم ۔ اللّٰھم لا تؤاخذنا بسوء اعمالنا وبتقصیر افعالنا وبدنا اتوالنا برحمتک یا ارحم الراحمین ۵۔

قصیدہ دعائیہ

بندہ ہون تیرا پر جرم وخطا	رب اغفرلی وارحمنی	تجھ سے ہمیشہ ہے یہ دعا	رب اغفرلی وارحمنی
ہون غرقِ معاصی مدت سے	امید ہے تیری رحمت سے	یہ عرض ہے تجھ سے صبح ومسا	رب اغفرلی وارحمنی
اے اللہ تو رب میرا	پیدا مجھکو تو نے کیا	عاصی بندہ ہون تیرا	رب اغفرلی وارحمنی کو
تیرے عہد ووعدہ پر	قایم ہون مین ای داور	مجھ سے ممکن ہے جتنا	رب اغفرلی وارحمنی
دایم تھا مین غفلت مین	شیطان کی ہا مین الفت مین	سائل ہون مین اب شاہا	رب اغفرلی وارحمنی
خطا سے خالی اے اللہ	مجھ پہ نہ گزرا کوئی لمحہ	نظر کرم کی اب فرما	رب اغفرلی وارحمنی
عابد کا وسیلہ ہے طاعت	زاہد کی نظر ہے بر جنت	ہے تجھ پہ بھروسہ مسکین کا	رب اغفرلی وارحمنی

خاتمہ ۔ الحمد للہ الذی یدعوہ الداعون این رسالہ مشتمل بمسائل طاعون از روایات صحیحہ علماے واعون المسمی بما اوردہ الساعون فی اخبار الطاعون جسکی ابتدا ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ کو ہوئی تھی باوجود علالت ونقاہت محض اللہ پاک کے فضل ورحمت سے بتاریخ ۵ صفر ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء بروز جمعہ بساعت نیک حسن اختتام کو پہونچا حق تعالے اس کو اپنے جود اتم سے خاص اپنے وجہ کریم کے لئے گردانے اور مجھکو اور تمام مومنین اور مومنات کو اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی وسلم علی حبیبہ سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین ۔ اور طبع رسالۂ ہذا کے معاونین جناب مولوی حیدر شریف صاحب وارو غہ دار الضرب سرکار عالی وجناب محمد ابراہیم صاحب نا بر نوائکہ وجناب مولوی محمد یوسف علی صاحب وجناب مولوی عبد الرزاق صاحب وجناب ملک محمد امیر صاحب وجناب منشی احمد علی بیگ صاحب کو اللہ پاک دارین مین جزائے خیر عنایت فرمائے اور انکے مقاصد دلی بر لاوے آمین فقط

کتبہ المسکین عبد ذلیل لرب جلیل محمد عبد الہادی ابن الحاج محمد عبد الکریم تغمدہما اللہ بفضلہ العمیم

قطعۂ تاریخ اختتام رسالہ ہذا از مولف مسکین عفا عنہ اللہ المتین و عن والدیہ و عن جمیع المسلمین

شکر خدا رسالہ طاعون چھپ گیا — قرآن اور حدیث کا مضمون ہی بےنظیر

تاریخ بھی عجیب ہے طاعون کی رقم — حاصل ہو جس سے لطف بہر اک جوان و پیر

جو مومن و محبِ خدا و رسول ہے — جان دیگا اونکے حکم پہ بے شبہ و بے نکیر

توفیق مومنون کو عمل کی نصیب ہو — مقبول کر رسالہ ہذا کو اے قدیر

سالِ ختام کہدیا مسکین زرو دل — طاعون کے چھپے ہیں یہ اخبار دلپذیر

۴ — ۱۳۲۶ ف

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ ہذا از شاعر نازک خیال گوہر درج کمال جناب ابوالمعالی میر عنایت العلی صاحب قابلؔ حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالیٰ

بحمد اللہ دین آواں میمون — رسالہ چھپ گیا اخبار طاعون

جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — لکھا ہادی دین نے خوب مضمون

رسالہ عبد ہادی کا جو پڑھ لے — رہیگا وہ عذابِ رب سے مامون

حدیث مصطفےٰ آیات قرآن — علاوہ اس کے ہے تاریخ طاعون

یہ ہے علمائے امت کا فریضہ — کرین ظاہر جو کچھ سچا ہو مضمون

کہا ہے رب نے ان پر رکم الموت — ٹلیگا کیسے حکم ربِ بیچون

مسلمانو یہ ہے دراصل رحمت — سمجھتے ہیں جسے تم مرض طاعون

نہ بھاگو موت سے پیسہ کی خاطر — نہیں پوشیدہ تم سے حالِ قارون

پڑھو دن رات استغفار لوگو! — رکھو ورد دعائے پاک ذوالنون

تو کہدے مصرعِ تاریخ قابلؔ — عیان ہو جس سے پورا پورا مضمون

جو اس سے ڈرتے تھے لو چھپ گیا اب — اِک اُن کا رہنما اخبار طاعون

۱۳۲۶ھ

تمت بالخیر

فن نمبر